باب

10

سلطنتوں اور جمہوریتوں کا ظہور

ہم نے پچھلے سبق میں پڑھا ہے کہ قبائلی سماج اپنے معاملات کی کس طرح یکسوئی کرتا ہے۔آپ نے بادشاہوں اور شہنشاہوں کے بارے میں سنا ہوگا جو وسیع و عریض سلطنتوں پر حکومت کرتے تھے۔وہ سلطنتیں ابتدائی دور میں کس طرح معرض وجود میں آئیں۔

وادی گنگا 2700 برس قبل - جنا پدا سے مہا جنا پدا تک

- ہندوستان کے نقشہ کو دیکھیے اور ان میدانوں کی شناخت کیجیے جن سے دریائے گنگا و جمنا بہتی ہیں۔دہلی،الٰہ آباد،وارناسی،لکھنو،کانپور اور پٹنہ جیسے جدید شہروں کی نشاندہی کیجیے۔کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ علاقہ پنامہ کورو یا سالیکا مچیرو یا کنڈاریڈیوں کے بساسن پہاڑی کی طرح ہوگا۔

یہ میدان وادی گنگ و جمن کہلاتا ہے۔(گنگا اور جمنا ہمالہ کے پربتوں اور دکن کے سطح مرتفع کے درمیان بہتی ہے۔) اسی لیے یہ بہت زرخیز ہے۔یہ دریا ہمالہ سے ریگ لاتے ہیں اور سال بھر بہتے رہتے ہیں۔

ابتدا میں مختلف قبیلوں کے لوگ کاشت کاری کے لیے وادی کے اچھے حصوں میں قیام پذیر ہو گئے۔ان قبیلوں کو سنسکرت میں جانا کہا جاتا ہے اور وہ مقام جہاں وہ رہائش پذیر تھے۔اسے جنا پدا کہا جاتا ہے۔

دو ہزار سات سو برس پہلے لوگ کثیر تعداد میں ان دریاوں کے کنارے بستے چلے گئے۔انہوں نے لوہے کے اوزاروں سے جنگلوں کو صاف کیا۔دھان اور دیگر فصلوں کی پیداوار کے لئے کھیتی باڑی شروع کر دی۔ان حصوں میں بڑے دیہاتوں اور شہروں کو فروغ حاصل ہوا۔وہاں لوگ آباد ہونے لگے۔ان کا غالباً مختلف قبائل سے تعلق تھا۔اسی طرح کے بڑے دیہاتوں اور شہروں کو مہا جنا پدا کہا گیا۔

- اپنے استاد کی مدد سے ان جناوں (قبائل) کی تلاش کیجیے جو ابتدا میں وادی گنگا میں قیام پذیر ہوئے۔
- جنا پدا سے آپ کیا مطلب اخذ کرتے ہیں؟ مہا جنا پدا اس سے یہ کس طرح مختلف ہے؟

آپ مہا جنا پداوں سے کس طرح واقف ہوئے؟

ہم ان دیہاتوں اور شہروں کے بارے میں دو ماخذوں کے ذریعہ واقف ہوئے۔مختلف مقامات پر آثار قدیمہ کی جانب سے کی گئی کھدائیوں اور اسی دور میں لکھی

© SCERT not to be republished

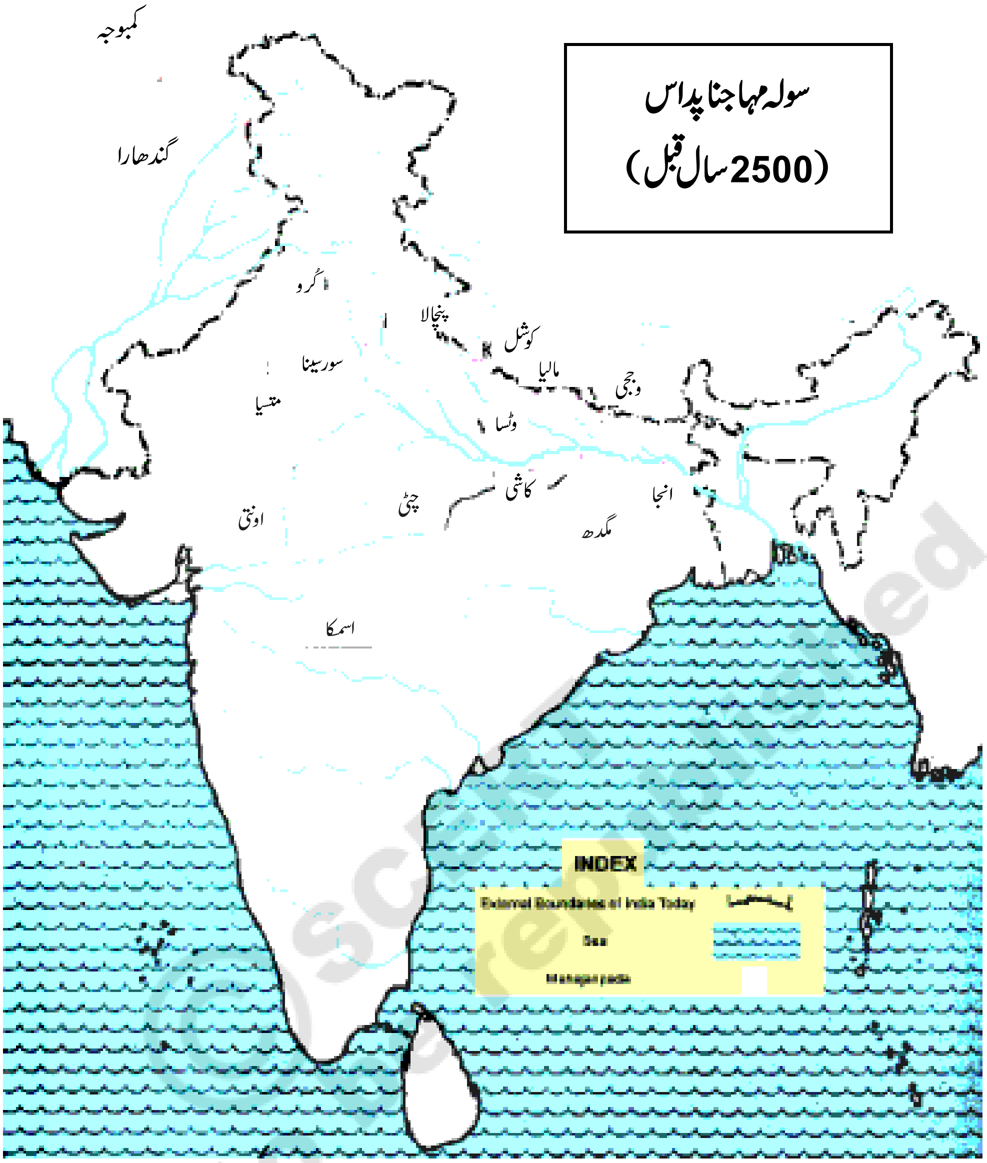

10.1 مہاجنا پڑاس

مندرجہ بالا ہندوستان کے نقشہ کو دیکھیے۔

☆ اس میں آپ کو مہاجنا پڑا کا وسیع و عریض علاقہ دکھائی دے گا۔اسی میں بڑے شہروں کے نام بھی دیئے گئے ہیں۔ جو مہاجنا پڑاوں سے مربوط تھے۔آپ اس دریا کا نام بھی پا سکتے ہیں جو مہاجنا پڑا سے گزرتی تھی۔

مہاجنا پڑا کی فہرست بنایئے جو وادی گنگا میں تھے۔ شہروں کی بھی نشان دہی کیجیے۔

مہاجنا پڑا	شہر

یہ کتاب حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

ماہرین آثار قدیمہ نے وادی گنگا میں سینکڑوں مقامات پر کھدائی کی اور اس دور کے لوگوں کے تعلق سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی اس زمانے میں برہمنوں ، بدھ مت ، جین مت کے راہبوں نے زیادہ تر کتابیں لکھیں۔ اگر چہ کہ وہ مذہبی کتابیں ہیں۔ لیکن وہ ہمیں اس زمانے کے شہروں، دیہاتوں، بادشاہوں اور حکمرانوں کے بارے میں بتاتی ہیں۔ بعض کتابیں تو دور دراز ملکوں وا لے یونانیوں نے بھی لکھیں۔ یہاں ہم مختلف ماخذوں سے حاصل کردہ معلومات کو پیش کرتے ہیں۔

مہاجنا پداوں کے دور کے اہم آثار قدیمہ کے مقامات میں دہلی، اترانجی کھیرا، کوسمبی (الہ باد کے قریب) پٹنہ، ایودھیا راج گڑھ وغیرہ۔

اس دور میں لکھی گئی چند اہم کتابیں اپنیشد، دھرم شاستر، ڈیگا نکایا، ماج ہیما نکایا، ہیروڈوٹس کی تاریخ، اسٹرابو وغیرہ ہیں۔

- اگر ایک ماہر آثار قدیمہ دو ہزار سال بعد ہمارے دور کے دیہاتوں، شہروں کی کھدائی کرے گا تو اسے کیا ملے گا؟ آپ کا کیا خیال ہے۔
- ایک مقام دیہات تھا یا شہر اس کا فیصلہ وہ کیسے کریں گے۔
- اگر ایک کتاب میں لکھا گیا ہے کہ کوئی شہر صرف سونے اور چاندی سے بنایا گیا تھا اور ہزاروں لوگ وسیع وعریض محلوں میں رہا کرتے تھے تو آپ کس طرح معلوم کریں گے کہ یہ محض خیالی باتیں ہیں یا حقیقت؟

مہاجنا پداوں کے دور میں گاؤں

ہمیں اس زمانے کی کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ زمین کے مالک زراعت کیا کرتے تھے۔ انہیں گری ہا پتی یا گا ہا پتی کہا جاتا تھا۔ وہ عام طور پر اپنے اراکین خاندان کے ساتھ کھیتوں میں کام کرتے تھے۔ وہ غلاموں (داسا) کو بھی ملازم رکھتے تھے۔ انہیں جنگوں میں گرفتار کیا جاتا تھا اور کسانوں کو فروخت کر دیئے جاتے تھے۔ مزدوروں کو بھرتکا کہا جاتا تھا۔ وہ اجرت پر کھیتوں اور گھروں میں کام کرتے تھے۔ کچھ امیر گری ہپتیوں کے ہاں زیادہ زمین ہوتی تھی۔ اس میں کام کرنے کے لیے زیادہ غلاموں کو رکھا جاتا تھا۔ عام طور پر زیادہ اراضیات رکھنے والا مالک گاؤں کا صدر بن جاتا تھا۔ وہ گونڈ پاٹلہ کی طرح گاوں کا قائد ہوتا تھا۔ اسے راجہ دوسرے دیہاتوں سے محصولات وصول کرنے پر مامور کرتا تھا۔ وہ بعض مرتبہ منصف کے فرائض بھی انجام دیتا تھا اور گاؤں میں امن وضبط کی برقراری کے لئے پولیس والے کی حیثیت سے کام کرتا تھا۔

بہت سے دیہاتوں میں ہنرمند افراد بھی تھے جیسے لوہار جو زراعت کے لیے ضروری اوزار بناتا تھا۔ (مثلاً ہل کا پھالا، درانتی، بھالے، تیر وغیرہ) کمہار کھانا پکانے، اناج رکھنے کے گھڑے بناتا تھا۔ نجار بنڈیاں، ہل لکڑی کا ساز و سامان تیار کرتا تھا۔ جولاہے دیہاتیوں کے لیے کپڑا بناتے تھے۔ گر ہا پتی ان کی مزدوری اور مصنوعات کے عوض انہیں اناج مہیا کرتا تھا۔ ہنرمندوں کی تیار کردہ اشیاز زراعت، کھیتی باڑی کے لیے ضروری تھیں۔ گر ہاپتی کے ہاں ان اشیا کو تیار کرنے کا وقت نہیں تھا یا اس کے پاس انہیں بنانے کی صلاحیتیں نہیں تھیں۔

- گونڈوں وغیرہ جیسے قبائل کے دیہاتوں اور مہاجنا پدا کے گاوں سے تقابل کروتا کہ ان میں مشابہت اور تفریق کا پتہ چل سکے۔
- گر ہا پتی اور گاوں کے ہنرمندوں کے تعلق کی وضاحت کیجیے؟

مہاجنا پدا کے شہر

آپ کے بنائے ہوئے نقشہ میں شہروں کی

© NCERT not to be republished

فہرست دیکھو۔سوچو وہاں کس قسم کے لوگ آباد تھے ہوں گے؟

آج کی طرح اس زمانے کے شہروں میں بھی زیادہ تر غریب لوگ رہا کرتے تھے ہو گے۔اپنے روزگار کے لیے وہ دوسروں کے لیے سخت محنت کرتے تھے ہوں گے۔ان میں بعض غلام اور مزدور تھے۔ان میں بہت سے ہنر مند افراد تھے جو مصنوعات فروخت کرنے کے لیے بنایا کرتے تھے۔وہ کیا بناتے تھے؟ وہ خوبصورت اور نفیس مٹی کے گھڑے بناتے تھے جن کی تمام بڑے شہروں میں مانگ تھی۔وہ نفیس کپڑے بناتے تھے جسے دوسرے مہاجنا پدا کے لوگ بھی خریدا کرتے تھے۔وہ سونے اور چاندی کے زیورات تیار کرتے تھے۔وہ صراحی اور جست، تانبے اور لوہے کے اوزار بنایا کرتے تھے۔وہ لکڑی کی بنڈی اور فرنیچر بھی تیار کرتے تھے۔ان کے علاوہ اور بھی بے شمار پیشہ ور لوگ تھے جیسے سپاہی، محاسب، کاریگر، گھوڑوں کی تربیت کرنے والے، جاروب کش، ثقہ [پانی بھرنے والا] لکڑی اور ہاتھی دانت پر نقش ونگار بنانے والے وغیرہ ان کے بنائے ہوئے گھڑے، اینٹ، لوہے اور تانبے کی چیزیں کھدائیوں میں دستیاب ہوئی ہیں۔ان چیزوں کے بارے میں ہمیں کتابوں سے معلوم ہوتا ہے۔

شکل 10.2 سبز رنگ کیا ہوا مرتبان، رکابیاں اور پیالے عام طور پر استعمال ہونے والے ظروف تھے۔جن پر سبز رنگ چڑھایا جاتا تھا۔یہ نہایت نفیس ہوتے تھے۔یہ مہاجنا پدا کے دور سے پہلے کے تھے۔

وہاں بڑے سوداگر بھی تھے۔جو ہنر مندوں اور گرہا پتی سے مصنوعات خرید تے اور انہیں دور دراز کے علاقوں میں فروخت کرتے تھے۔ان سے کافی منافع کماتے تھے۔وہ ان مقامات سے خصوصی اشیا خرید کر لاتے اور انہیں مہاجنا پداوں میں فروخت کرتے تھے۔وہ اپنے تجارتی ساز و سامان کو مختلف جانوروں جیسے بیل، گدھے، اونٹ پر لادتے اور قافلوں کی شکل میں دن رات ہفتوں، مہینوں سفر کرتے۔دریاوں میدانوں، پہاڑوں اور صحراوں سے گزرتے۔وہ اپنی تجارت سے بہت فائدہ اٹھاتے تھے۔عالی شان محلوں میں رہتے نوکر اور غلام ان کی خدمت میں رہا کرتے۔

- شہروں کے لوگوں کو اناج، دودھ، گوشت وغیرہ کی ضرورت لاحق ہوتی تھی۔یہ چیزیں انہیں کہاں سے دستیاب ہوتیں۔جب کہ شہر کے بہت سے لوگ کھیتوں میں کام نہیں کرتے۔اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟

بادشاہ، فوج اور محصولات

بہت سے مہاجنا پداوں پر بادشاہوں کی حکومت تھی۔یہ بادشاہ اپنی ایک فوج رکھتے تھے۔تاکہ لوگ ان کے احکامات کی تعمیل کریں۔اور کوئی دوسرا بادشاہ ان کی سلطنت پر حملہ آور نہ ہو سکے۔وہ بڑے شہروں میں رہتے تھے اور وہاں لکڑی، پتھر، اینٹ اور ریگڑ کی مٹی سے مضبوط قلعے بناتے تھے۔(نیچے دی گئی تصویر دیکھیے) ان قلعوں پر بہت سرمایہ لگتا تھا۔اینٹ بنانے والے لاکھوں اینٹیں بناتے تھے۔ان کو معاوضہ دینا پڑتا تھا۔ہزاروں مرد اور عورتیں ان عوامی عمارتوں میں کام کرتے تھے۔انہیں بھی اجرت ادا کرنی پڑتی تھی۔سپاہیوں اور ان کے خاندان کو بھی سہولتیں اور پیسے دینے پڑتے تھے۔

- بادشاہ ان تمام اخراجات کی پابجائی کے لیے روپئے پیسہ کا بندوبست کیسے کرتا تھا آپ کی کیا رائے ہے؟

© SCERT not to be republished

یہ کتاب حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

مہاجنا پڑاوں کے بادشاہ قبائلی صدر یا سرداروں سے مختلف تھے۔ بادشاہ عوام سے محصولات وصول کرتے تھے۔ان کے عہدہ دار گرہاپتی ، ہنرمندوں اور سوداگروں سے محصول وصول کرتے تھے۔اگر کوئی محصول ادا کرنے سے انکار کردیتا تو اسے بادشاہ کے سپاہی سزا دیتے تھے۔یہ عہدہ دار اور سپاہی بادشاہ کے ملازمین تھے۔وہ اس کے احکامات پر لازمی طور پر عمل کرتے تھے۔بادشاہ عام لوگوں عام لوگوں کے متعلق احکامات کی تعمیل کرواتا تھا۔

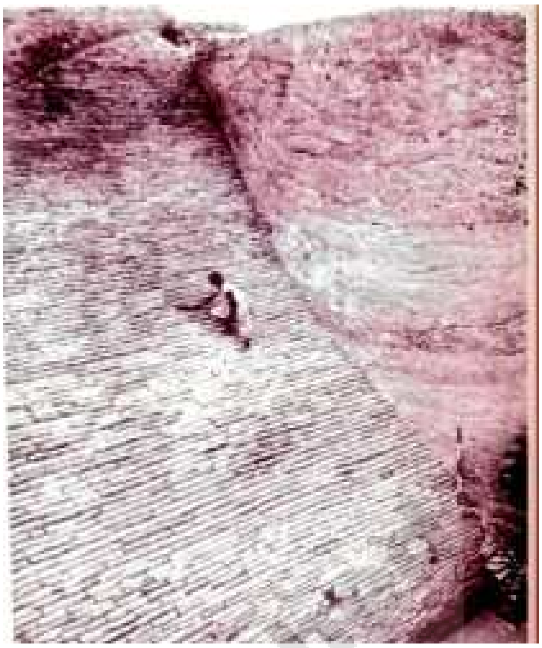

شکل 10.3 کوسمبی شہر کا قلعہ

- مہاجنا پڑا کے بادشاہوں کو فوج کی ضرورت کیوں تھی؟
- آمدنی وخرچ کی نسبت میں گونڈ پٹلہ اور مہاجنا پڑا کے بادشاہوں میں کیا فرق ہے؟

ایک اچھا پٹلہ بھی بسا اوقات بیرونی افراد کے حملوں سے اپنے گاوں کی حفاظت کرتا ہے۔ایسے موقع پر تمام گاوں کے لوگ جمع ہوجاتے ہیں اور گاوں کے لیے لڑتے ہیں۔ہم نے دیکھا ہے کہ پٹلہ مہمانوں کی خاطر مدارات اور تہواروں کے انعقاد کے لیے اخراجات اپنی زائد آمدنی سے پورے کرتا ہے۔تمام گاوں والے ایک دن اس کے کھیت میں مفت کام کرتے ہیں۔اسی سے وہ زائد اخراجات کی تکمیل کرتا ہے۔لیکن یہ آمدنی ایک قبائلی صدر کے لیے قلیل ہوتی ہے۔وہ امیر یا طاقتور نہیں بن سکتا۔قبیلہ کے عام لوگ صدر کی تائید یا اس کے احکامات کی تعمیل کرتے ہیں۔جب وہ ان کے مفادات میں ہوں۔

شکل 10.4

شکل 10.4 یہ تصویر سانچی اسٹوپا کے مجسموں میں سے لی گئی ہے۔انہیں دو ہزار سال پہلے بنایا گیا تھا اس میں آپ بادشاہ کی نشاندہی کس طرح کریں گے؟

بہت سے بادشاہ امیر وکبیر اور طاقتور بننا چاہتے تھے۔اس مقصد کو وہ دو طرح حاصل کر سکتے تھے۔ پہلا اپنی رعایا پر محصولات میں اضافہ اور دوسرے پڑوسی سلطنتوں کی تسخیر۔ بادشاہ کاشت کرنے والے گرہاپتی سے باقاعدہ محصول وصول کرنے لگے۔گرہاپتی اپنی فصلوں کو چھ مساوی حصوں میں تقسیم کرتے اور ایک حصہ بادشاہ کو دیتے تھے۔اسے بھاگا کہا جاتا تھا۔ہنرمند افراد بھی محصولات ادا کرتے تھے۔وہ مہینہ میں ایک بار بادشاہ کے لیے مفت کام کرتے تھے۔مویشیوں کو چرانے والے چرواہے بھی بادشاہ کو دودھ وغیرہ کی شکل میں محصول دیا کرتے تھے۔سوداگر بھی فروخت کی جانے والی اشیا پر محصول ادا کرتے تھے۔ قریب کے جنگلوں میں شکار کرنے والے افراد بھی کھال، لکڑی وغیرہ بادشاہ کو پیش کرتے تھے۔اس طرح بادشاہ کے پاس مختلف قسم کی اشیا ہوتی تھیں جو اسے محصول کی شکل میں ادا کی جاتی تھیں۔اس زمانے میں سکوں کا رواج ہوا تھا۔بعض محصولات سکوں کی شکل میں ادا کیے جاتے تھے۔

- اگر ہر آدمی اس کی گاڑھی کمائی سے ایک حصہ محصول کی شکل میں ادا کرنے پر مجبور تھا۔اس طریقہ سے ان کی زندگیوں پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟
- وہ محصول ادا کرنے پر کیوں راضی ہوگئے۔آپ کا کیا خیال ہے؟
- کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس نئے نظام سے انہیں کچھ فائدہ ہو رہا تھا؟
- بھاگا کسے کہتے تھے؟ کیا ہمارے زمانے کی حکومت بھی کسانوں کی پیداوار کو اسی طرح حاصل کرتی ہے؟

مورخین کا خیال ہے کہ بادشاہ کسانوں کو پیداوار بڑھانے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔کاشت کاری کے اچھے طریقہ اپناتے ہوئے، آبپاشی کے ذرائع بڑھاتے جائیں تاکہ پیداوار میں اضافہ ہو سکے اور بادشاہ زیادہ محصولات حاصل کر سکیں۔اسی طرح انہوں نے تاجروں کو بھی دور دراز کے مقامات سے تجارتی تعلقات استوار کرنے کی حوصلہ افزائی کی۔بادشاہ گاوں کے صدر کے ذریعہ محصولات وصول کیا کرتے تھے۔اس سے بہت سے صدور کو دیہاتوں میں اپنی طاقت اور وسائل کے بڑھانے کا موقع ملا۔

بادشاہ ایک دوسرے کے خلاف مسلسل جنگیں کیا کرتے تھے۔تاکہ ان کی قلمرو میں اور علاقے آسکیں۔ان جنگوں میں تنخواہ یافتہ فوجیں حصہ لیتی تھیں۔وہ بسا اوقات کھڑی فصلوں کو تباہ و تاراج کرتیں اور دیہاتوں میں لوٹ مار کرتی تھیں۔اس طرح وہ عام لوگوں کو نقصان پہنچاتی تھیں۔اکثر و بیشتر مفتوحہ سلطنتوں کے عوام کو غلام بنایا جاتا تھا۔انہیں گرہاپتی، سوداگروں اور عہدہ داروں میں نیلام کر دیا جاتا تھا۔

ایک گاوں کی کہانی لکھنے کی کوشش کرو جو جنگ سے متاثر ہو چکا ہے۔اسے بادشاہ کی خدمت میں محصولات دینے پڑ رہے تھے۔کہانی لکھتے وقت اس دور کے دیہاتوں کے حالات نگاہ میں رکھیں۔

- مہاپدا کے بادشاہ ہنرمندوں اور تاجروں کی تجارت کا فروغ کیوں چاہتے تھے؟
- بادشاہوں کی جانب سے محصولات میں اضافہ سے دیہاتوں کے صدور کو کس طرح فائدہ ہوتا تھا؟

مگدھ ۔ایک طاقتور سلطنت

کیا تمہاری فہرست میں مگدھ ہے۔؟ تم محسوس کیے ہوں گے کہ یہ دریائے گنگا کی دونوں جانب پھیلی ہوئی تھی۔دریا سے زمین زرخیز ہوگئی تھی۔گرہاپتی ان اراضیات پر زراعت آسانی کر سکتے تھے۔دریاوں کو اشیا اور افواج کی منتقلی کے لیے استعمال کیا جا رہا تھا۔مگدھ کے دیگر حصوں

© SCERT not to be republished

یہ کتاب حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

شکل 10.5

میں جنگلات تھے۔وہاں سے ہاتھیوں کولایا جاتا تھا۔ان کی جنگوں کے لیے تربیت کی جاتی تھی۔جنگلات کی لکڑی کو قلعوں،محلوں اور رتھوں کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔مگدھ کے جنوبی حصوں میں لوہے کے ذخائر تھے جنھیں ہتھیار بنانے کے لیے کام میں لایا جاتا تھا۔

ان تمام عوامل سے مگدھ ایک طاقتور سلطنت بن کرابھری۔بمبی سارا اوراجات شترو ابتدائی حکمراں تھے جنھوں نے مگدھ کو طاقتور بنایا۔مہا پدما نندا مگدھ کا دوسرا طاقتور حکمراں تھا۔ان تمام حکمرانوں نے دوسری ریاستوں کو فتح کرنے کے لیے اپنی فوجوں کو استعمال کیا۔مہا پدما کے دور میں سلطنت ہندوستان کے شمال مغربی حصہ سے ادھیشیا تک پھیلی ہوئی تھی۔

ہمیں یہ یادرکھنا چاہیے کہ تمام مہاجنا پدوں میں مگدھ کی طرح حکمراں حکومت نہیں کرتے تھے۔بعض مقامات پر حکمراں گونڈ قبیلہ کی مانند تھے جو عام لوگوں پر بھروسہ کرتے تھے۔ساری ریاست کی فلاح و بہبود کے لیے رسومات انجام دیتے اور تہوار مناتے تھے۔

- مگدھ کے حکمراں ایک طاقتور سلطنت کی تشکیل کے لیے علاقہ کے قدرتی وسائل کو کس طرح استعمال کرتے تھے؟ مگدھ کے قدرتی وسائل پر مختصراً لکھیے؟ کس طرح حکمراں ان وسائل کو استعمال کرتے تھے؟

وجی۔ ایک گانہ

وجی مہاجناپدا مگدھ کے شمال میں واقع تھا۔وہاں گانہ طرزحکومت تھی۔گانہ میں ایک حکمراں کے بجائے حکمرانوں کا ایک گروہ تھا۔بعض مرتبہ بہت سے لوگ مل کر حکومت کرتے تھے۔ہر فرد خودکو حکمراں کہا کرتا تھا۔

وہ رسومات انجام دیا کرتے تھے۔اسمبلی میں بحث ومباحثہ کے زریعہ مشترکہ مفادات سے تعلق رکھنے والے مسائل کوحل کرتے تھے۔ان اسمبلیوں میں غلام خواتین اور اجرت پر کام کرنے والے مزدور حصہ نہیں لیتے تھے۔

گوتم بدھ اورمہاویرکا گانہ سے تعلق تھا۔وہ عظیم معلم تھے۔ان کی تمام مہاجناپداوں میں عزت وتوقیر تھی۔اگر چہ کہ حکمرانوں نے گاناوں کو تسخیر کرنے کی کوشش کی لیکن وہ پندرہ سو برس سے زیادہ لمبے عرصہ تک سرگرم رہے۔

کلیدی الفاظ

سلطنت

جمہوریہ

جنا پدا

مہاجنا پدا

گنگا کا دوآبہ

داسا

بروتو کا

گرہاپتی

© SCERT not to be republished

شکل 10.6 سانچی سے ایک گانہ اسمبلی کا منظر

اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. گانہ سے کیا مراد ہے؟ وہ حکمرانوں کی زیرنگیں سلطنتوں سے کس طرح مختلف تھے؟
2. گانہ کا گونڈ پنچ سے تقابل کیجیے۔ان دونوں کے درمیان مشابہت اور فرق کیا پایا جاتا ہے؟
3. گرہاپتی کے غلام کے بارے میں ایک کہانی لکھیے جو اپنے مالک کے ساتھ گاوں سے پاٹلی پتر کے شہر تک سفر کرتا ہے۔
4. آج کے گاوں اور مہا جنا پداوں کے زمانے کے گاوں کے نظام میں کیا فرق تھا۔کیا آپ اس کی نشاندہی کر سکتے ہیں؟
5. آج کی حکومت کی طرح ہنرمندوں پر محصول عائد کرتی ہے۔کیا اسی طرح مہا جنا پداوں میں بھی حکومت محصولات عائد کرتی تھی؟

یہ کتاب حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے